کیا آپ تذبذب کا شکار ہیں؟

ہمیں یہ واضح کرنے کے لیے کہ یہ بارہ جانشین، خلیفہ، امیراور امام درحقیقت کون ہیں، ایک اور سنی عالم کی ضرورت ہے۔
مشہور عالم الذہبی تذکرۃ حفاظ جلد 4، صفحہ 298، اور ابن حجر العسقلانی ، در الکامنہ، جلد 1، صفحہ 67، میں لکھتے ہیں کہ صدرالدین ابراہیم بن محمد بن حمویہ الجوینی الشافعی حدیث کے ایک عظیم عالم تھے۔ یہی الجوینی عبداللہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:**میں انبیاء (مرسلین)کا سردار ہوں، اور علی جانشینوں (وصیین)کے سردار ہیں۔ اور میرے بعد میرے جانشین بارہ ہوں گے۔ ان میں سب سے پہلے علی ہیں، اور آخری القائم (المہدی) ہیں۔**

الجوینی ابن عباس سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا : **یقیناًمیرے بعد میرے خلفاء اور میرے نائبین، اور اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت بارہ ہیں۔ ان میں سے پہلا میرا بھائی، اور آخری میرا بیٹا (میری اولاد میں سے) ہے۔** آپ ﷺ سے پوچھا گیا :اے رسول اللہ، آپ کا بھائی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **علی ابن ابی طالب**۔ پھر پوچھا : اور آپ کا بیٹا کون ہے؟ رسول ﷺ نے فرمایا: **مہدی**، وہ جو زمین کو اس طرح عدل اور انصاف سے بھر دے گاجیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ اور اس کی قسم جس نے مجھے خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوا ، تو اللہ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ وہ میرے فرزند مہدی کو بھیج دے۔ پھر وہ (اللہ) عیسیٰ ابن مریم کو نازل کرے گا اور وہ ان (مہدی)کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی، اور اس کی سلطنت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔

الجوینی یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: **میں اور علی اور حسن اور حسین اور حسین کی اولاد میں سے نو (امام)طاہر اور معصوم ہیں۔**
الجوینی، فرائد السمطین، موئسسۃ المحمودی، طبع بیروت 1978، صفحہ160

اسلام کے تمام مکاتب فکر میں سے صرف شیعہ امامیہ اثناء عشری ان افراد کو رسول ﷺ کے بارہ بر حق جانشین مانتے ہیں، اور ان سے اسلام کی تفہیم حاصل کرتے ہیں۔ مستند اسلام کے بارے میں مزید جاننے کے لیے وزٹ کریں:
http://al-islam.org/faq

جابر بن سمرۃ سے روایت ہے: میں نے رسول ﷺ کو کہتے سنا:”(میرے بعد) بارہ امیر ہونگے"۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک جملہ کہا جو میں نے نہیں سنا، میرے والد نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا،”وہ سب قریش سے ہوں گے"۔
[صحیح بخاری (انگریزی)، حدیث 9:329، کتاب الاحکام]
[صحیح بخاری (عربی)، حدیث 4:165، کتاب الاحکام]

رسول ﷺ نے فرمایا :
”دین (اسلام) ساعت (قیامت) تک جاری رہے گا، تمہارے لیے بارہ خلفاء کے ساتھ، وہ سب قریش سے ہوں گے۔“
[صحیح مسلم (انگریزی) ، باب754، جلد3، صفحہ1010، حدیث نمبر 4483]
[صحیح مسلم (عربی) ، کتاب الامارۃ (طبع سعودی عرب 1980)، جلد 3، صفحہ 1453، حدیث نمبر 10]

رسول ﷺ کے یہ بارہ جا نشین کون ہیں؟

سنی علماء کیا کہتے ہیں:

ابن العربی:	ہم نے رسول ﷺ کے بعد بارہ امراء کو شمار کیا ہے۔ ہم نے درج ذیل کو پایا : ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حسن، معاویۃ ، یزید، معاویۃ ابن یزید، مروان، عبدالملک ابن مروان، یزید ابن عبدالمالک، مروان بن محمد بن مروان، السفاح---- اس کے بعد بنی عباس سے ستائیس خلفاء تھے۔ اگر ہم ان میں سے بارہ کو دیکھیں تو ہم صرف سلیمان تک پہنچ سکتے ہیں۔ اگر ہم اس کے لغوی معنی کو دیکھیں تو ان میں فقط پانچ ہیں، جو کہ چار خلفاء راشدین اور عمر بن عبدالعزیز ہیں۔ **میں اس حدیث کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔** ابن العربی، شرح سنن الترمذی 9:68-69
قاضی عیاض الیحسوبی:	خلفاء کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔ **ان کی تعداد کو بارہ تک محدود کرنا غلط ہے**۔رسول ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ وہ صرف بارہ ہی ہوں گے اور مزید کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس لیے یہ ممکن ہے کہ وہ اس سے زیادہ ہوں۔ النووی، شرح صحیح مسلم 12:201-202 ابن حجر العسقلانی، فتح الباری 16:339
جلالالدین سیوطی:	**روز قیامت تک فقط بارہ خلفاء ہیں۔** اور وہ حق پر قائم رہیں گے چاہے وہ تسلسل کے ساتھ نہ آئیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بارہ میں سے چار خلفاء راشدین ہیں، پھر حسن، معاویۃ، ابن زبیر اور بالآخر عمر بن عبدالعزیز۔ احتمالاً عباسیوں میں سے مہدی کو شامل کیا جا سکتا ہے کیوں کہ وہ ان میں سے ہے جیسے عمر بن عبدالعزیز بنی امیہ سے تھے۔ اور طاہر عباسی کو بھی کیوں کہ وہ عادل تھا۔ **مزید دو خلفاء ابھی آنے ہیں۔** ان میں سے ایک مہدی ہوں گے کیونکہ وہ رسول ﷺ کے اہل بیت سے ہوں گے۔ سیوطی، تاریخ الخلفاء ، صفحہ 12 ابن حجر الہیتمی، الصوائق المحرقۃ، صفحہ 19
ابن حجر العسقلانی:	**کسی کو بھی اس حدیث کا قطعی علم نہیں ہے۔** یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ آئمہ ایک ہی دور میں اکھٹے موجود ہوں گے۔ ابن حجر العسقلانی، فتح الباری 16:338-341

ابن الجوزی:	بنی امیہ کا پہلا خلیفہ یزید ابن معاویۃ اور آخری مروان الحمار ہے۔ **ان کی کل تعداد تیرہ ہے۔ عثمان، معاویہ اور ابن زبیر کو شامل نہیں کیا گیا کیونکہ وہ رسول ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔** اگر ہم مروان بن حکم کو اس کے صحابی ہونے کے تنازعے کے باعث نہ شامل کریں یا اس لیے کہ وہ عبداللہ بن زبیر کی عوامی حمایت کے با وجود اقتدار میں رہا، **تو ہم بارہ کا عدد حاصل کر سکتے ہیں**---جب خلافت بنی امیہ سے نکلی تو بہت فساد ہوا، جب تک کہ بنی عباس نے خود کو مستحکم نہ کر لیا۔ اس طرح حالات مکمل طور پر تبدیل ہو گئے۔ الجوزی ، کشف المشکل جیسا کہ ابن حجر العسقلانی، فتح الباری 16:340 میں سبط الجوزی سے نقل کیا گیا۔
النووی:	احتمالاً اس (بارہ آئمہ) سے مراد وہ (آئمہ)ہیں جو اسلام کے دور عظمت میں ہونگے، جب اسلام ایک حاوی مذہب ہوگا۔ **یہ خلفاء/آئمہ اپنے ازمنہ میں اسلام کو سربلند کریں گے اور مسلمانوں کو یکجا کریں گے۔** النووی، شرح صحیح مسلم 12:202-203
بیہقی:	**یہ تعداد (بارہ) مذکورہ صفات کے ساتھ ولید بن یزید بن عبدالملک کے دور تک ملتی ہے، اس کے بعد بہت انتشار اور فساد برپا ہوا**---اس کے بعد عباسیوں کی حکومت آئی--- اگر ہم مذکورہ صفات کو نظر انداز کر دیں یا انتشار کے بعد (مذکورہ صفات کے حامل خلفاء)کو گنیں، تو یہ تعداد حدیث میں بیان کردہ تعداد سے بڑھ جاتی ہے۔ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، 6:249 سیوطی، تاریخ الخلفاء، صفحہ 11
ابن کثیر:	جو لوگ بیہقی سے اتفاق کرتے ہیں کہ حدیث میں مذکورہ بارہ خلفاء سے مراد وہ خلفاء ہیں جو تسلسل کے ساتھ **ولید بن یزید بن عبدالملک فاسق** کے زمانے تک آئے تو یہ ہماری نقل کردہ اس حدیث کے زمرے میں آتاس ہے جس میں ایسے لوگوں پر تنقید اور مذمت کی گئی ہے۔اور اگر ہم ابن زبیر کی خلافت کو عبدالمالک سے پہلے تسلیم کر لیں، **تو کل تعداد سولہ ہو جاتی ہے**۔جبکہ ان کی تعداد عمر بن عبدالعزیز سے پہلے بارہ ہونی چاہیے۔ **اس طریق پر عمر بن عبدالعزیز کی بجائے یزید ابن معاویۃ کو شمار کیا جائے گا،** لیکن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک بر حق اور عادل خلیفہ تھے۔ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ 6:249-250